نسل اور تعلیم

Nina Rohde تصنیف کردہ
Alizeh Agha کی طرف سے ترجمہ

1954 میں، براؤن بمقابلہ بورڈ آف ایجوکیشن نے ریاستہائے متحدہ میں اسکولوں میں علیحدگی کو قانونی طور پر غیر قانونی قرار دیا۔ تاہم، کئی دہائیوں تک رنگ برنگے لوگوں کے ساتھ امتیازی سلوک کرنے والی بہت سی پالیسیوں کی طرح، ان پالیسیوں کے اثرات آج بھی زیادہ لطیف انداز میں محسوس کیے جا رہے ہیں۔ مطالعہ اور اعدادوشمار سفید فام اور اقلیتی طلباء کے درمیان سلوک میں فرق کے ثبوت فراہم کرتے ہیں، جیسے کہ رنگین طلباء کے لیے سزا اور معطلی کی غیر متناسب شرح، گریجویشن کی کم شرح، اور تحفے میں دیے گئے اور جدید [1]پروگراموں میں نمائندگی کی کم شرح۔ ان اعدادوشمار کی وجہ کا مقابلہ کیا جاتا ہے، لیکن بہت سے لوگ انہیں امتیازی سلوک کے زیادہ لطیف طریقے سے منسوب کرتے ہیں، جسے نظامی، یا ساختی، نسل پرستی کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ Paula A. Braveman نے بیان کیا ہے، "سسٹمک اور ساختی نسل پرستی نسل پرستی کی وہ شکلیں ہیں جو پورے نظام، قوانین، تحریری یا غیر تحریری پالیسیوں، جڑے ہوئے طریقوں، اور قائم کردہ عقائد اور رویوں میں اور ان میں وسیع اور گہرائی سے سرایت کرتی ہیں جو پیدا کرتی ہیں، تعزیت کرتی ہیں، اور برقرار رہتی ہیں۔ [2]رنگ برنگے لوگوں کے ساتھ وسیع پیمانے پر غیر منصفانہ سلوک"۔ تعلیم کی عینک کے ذریعے، ساختی نسل پرستی بنیادی تعصبات اور طرز عمل ہیں جو تعلیمی اداروں کی انتظامیہ کے ذریعے نافذ کیے جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ ایک عالمی مسئلہ ہے، لیکن اس کے اثرات سب سے زیادہ امریکہ، جنوبی امریکہ کے کچھ حصوں اور مغربی یورپ میں پائے جاتے ہیں۔ یہ مسئلہ ریاستہائے متحدہ میں سب سے زیادہ دستاویزی ہے، جہاں نسلی امتیاز کی تاریخ نے بیداری کی بڑھتی ہوئی مقدار میں حصہ لیا ہے۔ سول رائٹس موومنٹ کے بعد سے تعلیم کے اندر مساوات میں بہتری آئی ہے، لیکن سزا، تعلیم کے معیار اور مواقع میں مسلسل تفاوت کے نتیجے میں غیر ایشیائی رنگ کے طلباء کے لیے خراب نتائج اور زیادہ نقصانات ہوئے ہیں۔

2019 میں، 98% سفید فام طلبا نے ہائی اسکول سے گریجویشن کیا، جب کہ صرف 80% سیاہ فام طلباء، اور 82% ہسپانوی طلباء نے کیا۔[3] اسی طرح، 2021 میں صرف 70% سے کم سفید فام طلبہ نے ہائی اسکول کے فوراً بعد کالج میں داخلہ لیا، جب کہ صرف 55% سیاہ فام طلبہ اور 60% ہسپانوی طلبہ نے داخلہ لیا۔ محققین کئی وجوہات کے ساتھ آئے ہیں کیوں کہ سیاہ فام اور ہسپانوی طلباء ہائی اسکول سے فارغ التحصیل ہوتے ہیں اور کم شرح پر کالج میں داخلہ لیتے ہیں، کیونکہ یہ فیصلے اکثر بیرونی عوامل کے مجموعے سے ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے اسکول کی علیحدگی ہے۔ اگرچہ اسکولوں کی علیحدگی

---

[1] Thompson, Eustace G. “Addressing Institutional Structural Barriers to Student Achievement.”
[2] Paula A. Braveman, Elaine Arkin, Dwayne Proctor, Tina Kauh, and Nicole Holm. “Systemic And Structural Racism: Definitions, Examples, Health Damages, And Approaches To Dismantling”
[3] U.S. Department of Education. “Report on the Condition of Education 2022”.

قانونی طور پر قابل قبول نہیں ہے، لیکن ضلعی خطوط میں ہیرا پھیری نے تیزی سے الگ ہونے والے سرکاری اسکولوں میں حصہ ڈالا ہے۔ بچوں کی اکثریت سرکاری ایلیمنٹری اور ہائی اسکولوں میں جاتی ہے، اور ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان کے پڑوس میں ہوں۔ تاہم، پڑوس کی علیحدگی کی ایک طویل[4] تاریخ نے اسکولوں کی ایک بہت زیادہ فیصدی کا باعث بنی ہے جس میں طلباء کا ادارہ 50% یا ایک[5] نسل سے زیادہ پر مشتمل ہے۔ وہ محلے جن میں سیاہ فام اور ہسپانوی طلباء کی اکثریت آبادی پر مشتمل ہے وہ بھی اکثر کم فنڈز سے محروم ہوتے ہیں اور ان کے پاس وہی وسائل نہیں ہوتے جو امیر محلوں کو حاصل ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے مجموعی طور پر زیادہ یک زوجیت اور غیر مساوی سرکاری اسکولوں کا نظام ہوتا ہے۔

دوسری وجہ متعصب انتظامیہ اور اساتذہ، اور اعلیٰ تعلیم کی تیاری کے لیے ضروری ہائی اسکول کورسز تک رسائی کا فقدان ہے۔ نفسیاتی مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ سیاہ فام طالب علموں کے تحفے اور AP پروگراموں میں داخلہ لینے کے امکانات 54% کم ہوتے ہیں، اس تعصب کی وجہ سے جو اساتذہ کے پاس سیاہ فام طالب علم کے تعلیمی طور پر تحفے میں ملنے کے موروثی امکان کے بارے میں ہوتا ہے۔ امریکی[6] مطالعات کے مطابق، 38% سیاہ فام اور لاطینی طالب علموں کو AP پروگراموں تک رسائی حاصل ہے، لیکن صرف 29% طالب علم انہیں لے لیتے ہیں، جو کہ نمائندگی کی کمی اور ایسے پروگراموں تک رسائی کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے لیے زیادہ سختی سے تیار کرتے ہیں۔ اسی طرح، 2012 میں ایک سرکاری مطالعہ پایا گیا کہ صرف 57% سیاہ فام طلباء کو کالج کے لیے تیار ہونے کے لیے ضروری تمام کورسز تک رسائی حاصل ہے، جو کہ سفید فام طلباء کے 71% اور ایشیائی امریکی طلباء کے 81% سے نمایاں طور پر[7] کم ہے۔ نسل پرستی اور نسلی تعصب پر مبنی نمائندگی اور اندراج کی یہ کمی اقلیتی اور سفید فام طلباء کے درمیان کامیابی کے تفاوت میں معاون ہے۔ اساتذہ کے نفسیاتی اور مضمر تعصب کی وجہ سے نہ صرف سیاہ فام طلبہ کو ہونہار طلبہ کے طور پر پہچانے جانے کا امکان کم ہوتا ہے، بلکہ ان کے اسکول اکثر اعلیٰ تعلیم اور روشن مستقبل کے حصول کے لیے ضروری کلاسز فراہم نہیں کرتے ہیں۔ AP اور تحفے میں دیئے گئے کورسز کو یونیورسٹیوں میں داخلہ لینے اور اچھی تنخواہ والی نوکریوں کے حصول کے بڑھتے ہوئے مواقع کی وجہ قرار دیا جاتا ہے، اور چونکہ اقلیتی طلباء ان کورسز تک داخلہ نہیں لیتے ہیں یا انہیں سفید فام طلباء کی طرح ان کورسز تک رسائی حاصل نہیں ہے، یہ سفید فاموں کے درمیان دولت کے مسلسل فرق میں معاون ہے۔ اور اقلیتی آبادی۔[8]

[4] Carrillo, Sequoia, and Pooja Salhotra. “U.S. schools remain highly segregated, government report finds.”
[5] Chang, Alvin. “We can draw school zones to make classrooms less segregated. This is how well your district does.”
[6] Weir, Kirsten. “Inequality at school.”
[7] United Negro College Fund. “K-12 Disparity Facts and Statistics.”
[8] Thompson, Eustace G. “Addressing Institutional Structural Barriers to Student Achievement.”

تعلیم کے نظام میں نسل پرستی کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ سزا اور نظم و ضبط غیر متناسب طور پر سیاہ فام اور ہسپانوی طلباء کو متاثر کرتا ہے۔ ریاستہائے متحدہ میں، سیاہ فام اور لاطینی طلباء کو اسکول میں معطل کیے جانے، پولیس کے حوالے کیے جانے یا گرفتار کیے جانے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ ریاستہائے متحدہ میں پری اسکول کے طلباء کے مطالعے کی بنیاد پر، یہ پتہ چلا ہے کہ سفید فام طلباء کے مقابلے میں سیاہ فام طلباء کو اسکول سے باہر معطلی حاصل کرنے کا امکان 3.8 گنا زیادہ ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پری اسکول میں بھی، جب طلباء صرف اسکول میں داخل ہوتے ہیں، نسل پرستی اور نسلی تعصب طالب علم کے تجربے کو متاثر کرتا ہے۔ یہ ایک مسئلہ ہے کیونکہ اسکول سے باہر کی معطلی اسکول میں وقت ضائع کرتی ہے، اور طلباء کے سیکھنے کے نتائج اور ان کی حتمی تعلیمی کامیابی کو متاثر کرتی ہے۔ 2000 کی دہائی کے اوائل میں تباہ کن اسکول فائرنگ کے بعد، ریاستہائے متحدہ کے سرکاری حکام نے اسکولوں میں پولیس کی موجودگی اور صفر رواداری کی پالیسی کو فروغ دے کر اسکول[9,10] تشدد کو روکنے کی کوشش کی۔ 2017 تک، 30% اسکولوں نے پولیس افسران کو اپنے دالانوں کو منظم کرنے کا حلف لیا تھا۔ پولیس کی موجودگی میں اس اضافے کے بعد، اسکول انتظامیہ نے نظم و ضبط کے طریقوں میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کو شامل کرنا شروع کر دیا جن کی نگرانی عام طور پر مشیران اور وہ لوگ کرتے تھے جو بچوں سے نمٹنے کے لیے اہلیت رکھتے تھے۔ اس نے طالب علموں پر منفی اثر ڈالا کیونکہ منشیات یا تشدد کے جرائم جن کی نگرانی اور بچوں کے پیشہ ور افراد کے ذریعہ حل کیا جاتا تھا اب گرفتاریوں اور نوعمر جیل کے نظام کو بھیجے جانے کا نتیجہ تھا۔ اسکول کے قانون کا نفاذ اس کا اپنا ایک مسئلہ ہے، لیکن اقلیتی طلباء پر اس کا اثر نسلی تعصب کی مثال دیتا ہے اور یہ کہ وہ طلباء کو کیسے متاثر کرتے ہیں۔ ریاستہائے متحدہ کے اسکولوں میں مجموعی طور پر داخلہ 50% سفید فام طلباء، 16% سیاہ فام طلباء اور 24.7% ہسپانوی طلباء پر مشتمل ہے۔ تاہم، گرفتار کیے گئے تمام طلبہ میں سے 33% اور اسکول میں پولیس کے حوالے کیے جانے والے طلبہ میں سے 26% سیاہ[11] فام ہیں۔ بچپن میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کا حوالہ طلبا کو مجرمانہ ریکارڈ فراہم کرتا ہے، جس کی وجہ سے ملازمت حاصل کرنا، اسکول جانا، رہائش حاصل کرنا، اور بعد کی زندگی میں کامیابی حاصل کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ سیاہ فام طلباء کو قانون نافذ کرنے والے اداروں کے حوالے کیا جاتا ہے اور انہیں زیادہ شرح پر گرفتار کیا جاتا ہے، جس سے کامیابی کے لیے مزید رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں اور دولت کے فرق کو وسیع کیا جاتا ہے۔ سیاہ فام طلباء پر اسکول پولیس کا غیر مساوی اثر اس بات کی ایک اور مثال بن گیا ہے کہ ساختی نسل پرستی کس طرح اثر انداز ہوتی ہے۔

---

[9] Ward, Stephanie Francis, and James Podgers. “Racial Imbalance Feeds School-to-Prison Pipeline.

[10] School of Education. “Who is Most Affected by the School to Prison Pipeline?”.

[11] Education Week. “Policing America's Schools: An Education Week Analysis.”